بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلسہ سالانہ نمبر

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلدنمبر-12 مدیر:۔نعیم احمد تنویر کتابت وڈیزائننگ: رشیدالدین، ماہ تبوک۔ھش ۱۳۸۶۔بمطابق۔ستمبر،**جلسہ نمبر** 2007ء شمارہ نمبر10

دریائے Neckar کے کنارے آباد ’’من ہائیم‘‘شہر, کی وسیع وعریض ’’مئی مارکیٹ‘‘میں جماعت احمدیہ کے بتیسویں (32) بابرکت جلسہ سالانہ کا پوری شان وشوکت سے کامیاب انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت، مسیح محمدی کے پروانوں سے روح پرور، جمالی اور جلالی خطابات

اٹھائیس اقوام عالم سے چھبیس ہزارسے زائد ،روحانی جذبہ سے مخمورافراد کی شمولیت

امیر صاحب جرمنی کے علاوہ قادیان، بلغاریہ اور جرمنی کے علماء سلسلہ و مقررین کے،روح پرور، پُر معارف پُرمغزاورایمان افروز خطابات، 9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام

اہم حکومتی وسیاسی شخصیات کا جلسہ میں خطاب، بلغاریہ کے ریٹائرڈ اٹارنی جنرل کی نیک خواہشات کا اظہار

پانچ ہزار کارکنان جلسہ کی دن رات انتھک محنت و خدمت

الحمدللہ، مسلم جماعت احمدیہ جرمنی کا بتیسواں (32) سالانہ جلسہ مورخہ 31 اگست تا 2 ستمبر 2007ء کودریائے Neckar کے کنارے آباد جرمنی کے شہر ’’من ہائم‘‘ کے علاقہ مئی مارکیٹ میں امن وآشتی کا پیغام لیئے ،نزول رحمت کے نظاروں کے ساتھ ،محبت کے سائے میں ،تکبیر کے پرُ جوش نعروں کوفضاؤں میں بکھیرتا،حمد کے گیت گاتا،اپنی شاندارروایات کے ساتھ منعقد ہوا۔

اس سال بھی خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس اس جلسہ سالانہ میں شرکت فرما کرا سے رونق بخشی ،اوراپنے روح پرور زندگی بخش، جمالی اورجلالی خطابات سے سامعین کے دلوں میں جذبہ کی ایک نئی روح پھونک دی ۔خاص طور پر اپنے اختتامی خطاب کے آخر میں جب حضورانور نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ جماعت جرمنی نے اپنے پچاس فیصد چندہ دہندگان کو نظام وصیت سے منسلک کر کے اپنا ٹارگٹ پورا کرلیا ہے ،تو حاضرین کا جوش قابل دیدتھا،تکبیر کی صدائیں بلند ہورہی تھیں ،دل جوش سے خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گا رہے تھے،جذبات کی ان لہروں کو جلسہ گاہ میں محسوس تو کیا جا سکتا تھا مگر الفاظ اُن کی ترجمانی نہیں کر سکتے ،قلم اِن جذبات کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔

من ہائیم شہر کے مقام مئی مارکیٹ میں جلسہ سالانہ 1995ء سے منعقد ہو رہا ہے۔گویا کہ یہ تیرواں جلسہ سالانہ ہے جو یہاں منعقد ہوا۔اس سے پہلے شہر ہمبرگ ،فرنکفرٹ اور’’ گروس ِگراؤ‘‘ ’’ناصر باغ ‘‘میں جو جماعت کی اپنی جگہ ہے جلسہ منعقد ہوتا رہا۔نمائش کے لئے بنائے گئے اس وسیع میدان میں ہرسال مئی کے مہینے میں ایک بہت بڑی صنعتی نمائش لگتی ہے جس کی وجہ سے اسے مئی مارکیٹ کہتے ہیں۔ہائی وے کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے احباب کو آنے جانے میں سہولت ہو جاتی ہے اور رش کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔دوسری بڑی سہولت مئی مارکیٹ سے ملحق وسیع پارکنگ ہے، جہاں کئی ہزار کاریں آسانی سے پارک ہو جاتی ہیں نیز آنے جانے کے راستے کشادہ ہونے اور پانی کے بہتر نکاس کی وجہ سے کیچڑ وغیرہ سے رکاوٹ نہیں ہوتی۔

ایک سو انیس چھوٹے بڑے خیمہ جات،آٹھ ہزار مربع میٹر پر مشتمل ایک بڑا ہال،مزید دو چھوٹے ہال اور سات سو سے زائد پرائیویٹ خیمہ جات جو جلسہ گاہ کے اندر مخصوص کی گئی جگہ میں دور دور سے آئے ہوئے مہمانانِ جلسہ نے نصب کئے ہوئے تھے، پر مشتمل یہ روشن میدان جس کا رقبہ ایک لاکھ پچیس ہزار مربع میٹر ہے،جنگل میں منگل کا سماں پیدا کر رہا تھا۔ہوٹلوں میں بھی کثرت سے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے، جہاں سے جلسہ گاہ تک لانے اور لے جانے کا انتظام تھا۔اس کے علاوہ ٹرام اور بسیں شہر کے بڑے اسٹیشن سے مئی مارکیٹ کے گیٹ کے سامنے اسٹیشن تک وقفے وقفے سے پلان کے مطابق چلتی رہیں۔خوش قسمتی سے مئی مارکیٹ کے دروازے کے ساتھ ہی ٹرام اسٹیشن نیا بنا ہے۔معذور، بیمار اور بوڑھے افراد کو گیٹ سے ملحق پارکنگ میں جگہ دی جاتی ہے۔اس جلسہ سالانہ میں اٹھائیس اقوام عالم سے 26431، مسیح محمدی کے پروانوں نے شرکت کی۔اور اپنا وقت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں باجماعت نمازوں وذکر الٰہی میں گزارا اسکے علاوہ ان فرزانوں نے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور، جمالی اور جلالی خطابات سے اپنے ایمانوں میں اضافہ کیا۔نیز امیر صاحب جرمنی وعلماء سلسلہ، جو جرمنی کے علاوہ قادیان اور بلغاریہ سے تشریف لائے ہوئے تھے کے پُر معارف وپُر مغز خطابات سنُے اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اُٹھایا۔جلسہ کے دنوں میں باجماعت نماز تہجد کا التزام رہا۔جلسہ گاہ کے اندر 9 زبانوں میں ترجمہ سننے کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا جس سے چارسو کے لگ بھگ مہمانوں نے فائدہ اُٹھایا۔ایک ہزار کے قریب ضعیف و بیمار مہمانان کے لئے کُرسیاں لگا ئی گئیں۔اس مرتبہ اسٹیج کے اوپر بڑے بینر اور سائیڈز پر بینروں کا موضوع ’’قرآن کریم ایک محفوظ کتاب‘‘ تھا۔اس مرتبہ بھی بچوں والی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا خیمہ الگ نصب کیا گیا تھا۔جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف اسٹال بھی لگے،جن میں اشاعت،سمعی بصری ، رفاحی ادارہ’’ہومینیٹی فرسٹ‘‘ وغیرہ شامل ہیں۔طبی امداد کے اسٹال میں چوبیس گھنٹے ڈاکٹر موجود رہے اور ایمرجنسی

طبّی امداد، مستحق افراد کو مفت فراہم کی گئی۔ ٹی اسٹال سے ہمہ وقت چائے مہیا کی جاتی رہی، تمام مہمانوں کے لیئے شعبہ ضیافت کے تحت دال، آلو گوشت، سبزی، چاول، نوڈلز، زردہ وغیرہ کی کئی صد دیگیں تیار کی گئیں۔ مجموعی طور پر 101 شعبہ جات کے تقریباً پانچ ہزار کارکنان نے دن رات انتھک محنت اور خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطاء فرمائے، آمین۔

تیاری جلسہ سالانہ

مورخہ 22.08.07 بروز بدھ جرمنی کے بتیسویں جلسہ سالانہ کے لئے جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے وقارِ عمل کا آغاز ہوا۔ صبح دس بجے خدام و انصار کی دو صد تعداد سے مخاطب ہوتے ہوئے مکرم و محترم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے انہیں ہدایات سے نوازا۔ آپ نے سب سے پہلے نمازوں کو اس مصروفیت کے دوران توجہ سے ادا کرنے کی تلقین کی۔ پھر کام کو منہمک ہو کر کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے خدام کو منظّم طریق سے گروپ بنا کر وقارِ عمل کی تاکید کی تا کہ کام بیک وقت ہمہ جہت انجام پذیر ہو۔ اس کے بعد مکرم زبیر خلیل خان صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے کام کے بارے میں حفاظتی نقطہ نگاہ سے ہدایات دیں۔ آپ نے کہا کہ اس مرتبہ ہمارے پاس تیاری کے لئے دو دن کم ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زیادہ محنت اور منظّم طریق سے کام کرنا پڑے گا۔ الحمدُ للہ کہ ہم جتنا کام وقارِ عمل کے ذریعہ کر لیتے ہیں دوسرے اس کا سوچ بھی نہیں سکتے اور اسے جنّوں کا کام قرار دیتے ہیں۔ دُعا کے ساتھ وقارِ عمل کا آغاز ہوا۔ بڑے چھوٹے 119 خیمہ جات کی تنصیب کا کام جرمنی جلسہ پر وقارِ عمل کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم آج بہت خوشگوار رہا۔ یعنی کہ دھوپ نکلی رہی۔ آج لجنہ کے بڑے پنڈال و جلسہ گاہ مردانہ کے شعبہ ضیافت، اسٹور، ضیافت اسٹاف، اسٹیج، شعبہ تربیت، بجلی، اشاعت کے ٹینٹ لگانے کا کام شروع ہوا۔ احباب کو ایک ویگن کے ذریعہ مشروب اُن کے کام کی جگہ پر مہیا کئے جاتے رہے۔ مورخہ 27 اگست کو جب کہ وقارِ عمل کا کام عروج پر تھا مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ آپ نے تیاری جلسہ سالانہ کا جائزہ لیا، شعبہ جات میں تشریف لے گئے اور وہاں موجود کارکنان سے مصافحہ کیا اور شعبہ جات سے متعلقہ انتظامات کا جائزہ لیا نیز احباب کا حوصلہ بڑھایا۔ ڈھائی ہزار احباب نے جن میں 44 احباب نے ان دنوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا تھا، دن رات کام کر کے مورخہ 28 اگست کو خیمہ جات کی تنصیب کا کام مکمل کر دیا۔ شعبہ جات کی ٹیمیں جمعرات تک اپنے اپنے شعبہ جات کی تزئین و آرائش کا کام مکمل کرنے میں مصروف رہیں۔ جمعرات کو مہمانانِ کرام کی آمد میں بھی تیزی آگئی اور مئی مارکیٹ میں کافی رونق نظر آنے لگی۔ بلغاریہ، مالٹا، استونیا، لٹونیا انڈونیشیا سے وفد کی صورت میں 60 مہمان تشریف لائے۔ مہمان بیرون از جرمنی کی کل تعداد ابھی تک 125 تھی جن کو ہوٹل میں ٹھہرایا گیا۔ تقریباً 550 پرائیویٹ خیمہ جات بھی اب تک نصب ہو چکے تھے۔

تقریب معائنہ انتظامات۔

بروز جمعرات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ مئی مارکیٹ میں تشریف لائے اور شام سات بجے کے قریب مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ اور بڑے ہال میں جمع شدہ کارکنان سے خطاب سے پہلے تمام ناظمین شعبہ جات کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور کچھ شعبہ جات کے ناظمین کو ہدایات بھی دیں۔

تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں کارکنان کو دو باتوں پر توجہ دینے کی تلقین کی۔ ایک تو یہ کہ جیسے بھی حالات ہوں ڈیوٹی والے کو سب سے خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے۔ مہمانوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں دوسرا یہ کہ نمازوں پر توجہ دیں اور دُعاؤں و ذکرِ الٰہی سے زبانیں تر رکھیں۔ دُعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنگر خانہ میں تشریف لے جا کر ایک دیگ دھونے کی مشین کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ یہ مشین ایک احمدی انجینیر مکرم عطاء المنان صاحب نے خود بنائی ہے جو چند لمحوں میں بڑے سائیز کے دیگچوں کی صفائی کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان و کارکنات کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اور پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے

31۔ اگست، بروز جمعۃ المبارک۔

آج صبح نمازِ تہجد کے لئے صلّ علیٰ کا ورد شعبہ تربیت نے شروع کیا۔ نمازِ تہجد 4.20 پر شروع ہو کر 5.10 پر ختم ہوئی۔ جس میں افراد جماعت اہتمام و شوق سے شامل ہوئے اور رقت سے دعائیں کیں۔ نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز کے بعد مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس ملفوظات دیا۔ اس کے بعد آرام و سیر اور ناشتے کا وقفہ تھا۔ آج مزید احباب جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لا رہے تھے اس سے رونق کی رفتار تیز تر ہو رہی تھی۔

انفارمیشن اسٹینڈ پر انصار، خدام اور واقفین نو نے خدمت کی سعادت حاصل کی۔ آنے والے مہمانوں نے ضرورت کے مطابق شعبہ جات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ناظم صاحب پرائیویٹ خیمہ جات کی اطلاع کے مطابق 655 پرائیویٹ ٹینٹ لگ چکے ہیں جس میں 3300 افراد رہائش پذیر ہیں۔ 11 بجے تا 13 بجے من ہائیم اسٹیشن سے مئی مارکیٹ تک ٹرام اور بسوں کے ذریعہ اور اسی طرح پارکنگ سے جلسہ گاہ تک ویگنوں کے ذریعہ ضرورت مند احباب کو آمدرفت کی سہولت مہیّا کی گئی۔ ہوٹل میں مقیم مہمانوں کو جلسہ گاہ تک لانے لیجانے کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔ دوپہر کو کھانے میں دال، نوڈلز، چاول اور روٹی دی گئے جب کہ شام کے کھانے میں آلو گوشت، دال، نوڈلز، اور چاول دیئے گئے۔

تقریب پرچم کشائی

آج جمعۃ المبارک کو پرچم کشائی کی تقریب کے لئے 13:30 پر ہی احباب نصب شدہ پرچم کے قریب جمع ہو گئے تھے۔ جرمنی کے سولہ صوبوں کے جھنڈے بھی اس جگہ نصب تھے۔ وقف نو کے بچے اور بچیاں ہاتھوں میں جھنڈیاں اور غبارے لئے قطاروں میں کھڑے تھے۔ اس دوران بارش برسنے لگی مگر کوئی بچہ و بڑا اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ وقف نو کے بچے و بچیاں اور خدام اس دوران ترانے پڑھ رہے تھے۔ MTA کی براہ راست نشریات شروع ہو چکی تھیں اور دنیا اس نظارے کو دیکھنے میں ہمارے ساتھ برابر کی شریک تھی۔ دوپہر ایک بج کر پنتالیس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی مئی مارکیٹ کی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب کے پرزور نعروں کی گونج میں پیدل تشریف لا کر لوائے احمدیت لہرایا جبکہ نیشنل امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی فضا میں کالے، سفید، لال، پیلے رنگ کے غبارے چھوڑے گئے جو کہ لہراتے ہوئے شہر کی فضا میں چلے گئے حضور انور نے دُعا کروائی اور اس کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ منعقد کرنے کے مقاصد بیان فرمائے۔ نیز تقویٰ میں ترقی کرنے، اعلے اخلاق اپنانے، ایک دوسرے سے محبت پیار بڑھانے، اپنے اختلافات مٹانے اور ہمیشہ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی تاکید فرمائی۔

خطبہ سننے کے لیئے 9 زبانوں میں مردانہ جلسہ گاہ اور 4 زبانوں میں لجنہ کی طرف ترجمانی کی سہولت سے فائدہ اٹھایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد 4 بجے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ جلسہ گاہ کی مختلف جہتوں سے فوٹو گرافی کی گئی۔ احباب جماعت نے لائنوں میں کھڑے ہو کر مختلف پوزیشنوں میں لفظ AHMADIYYA کی زنجیر بنائی جسے کیمرے کے عکس میں محفوظ کر لیا گیا۔

اجلاس اوّل

نماز جمعہ کے بعد دو گھنٹے کے وقفہ سے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی کاروائی مکرم محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد بھارت قادیان کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے ''حسن عبادت'' کے موضوع پر سیر حاصل خطاب کیا۔ ایمان والوں کی صفات حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ ''مومن وہی ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور اس کی آیات پڑھی جائیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیں اتنا کہ ایسے لوگوں کے اس کتاب کے مطالعہ سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے فرمایا! عبادت کی اصل یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو نرم اور صاف بنائے، تب اس میں خدا نظر آئے گا۔ آپ نے قرآن حکیم کی تعلیم کی روشنی میں قیام نماز کے بارہ میں بتایا کہ صلوٰۃ (نماز) نام ہے محبت الٰہی اور خوف الٰہی کی آگ میں پڑ کر اپنے آپ کو جلانے کا۔ تا اس کی ہر حرکت اور فعل سب اللہ ہی کی مرضی کے مطابق ہو جاوے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی عبادات کے واقعات بیان کر کے احباب جماعت کو نمازوں کے قیام کے بارہ میں تاکید کی آپ نے آنحضرت ﷺ کی عبادات کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ آپ کو بستر پر نہ پا کر بے قرار ہو گئیں باہر نکلیں تو دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں سجدہ ریز ہو کر گڑگڑا رہے ہیں گویا کہ ہنڈیا ابل رہی ہے۔ بعض دفعہ عبادت میں کھڑے کھڑے آپ ﷺ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ غزوہ بدر کے موقع پر آپ ﷺ کا سجدہ ریز ہو کر دُعا کرنا کہ اگر آج اس مختصر سی جماعت کو تو نے ہلاک ہونے دیا تو پھر تیری عبادت کون کرے گا، عاجزی اور انکساری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اسکے بعد من ہائم کے میئر کے نمائندہ Ulrich Schäfer نے تقریر کی جس میں انہوں نے بتایا کہ یہ من ہائم شہر امن کا گہوارہ ہے آجکل ہم اس شہر کی 400 سالہ سالگرہ منا رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کا ماٹو کہ محبت سب کے لئے امن کا پیغام ہے اور یہ جلسہ ایک اہم واقع ہے۔ اس کے بعد SPD سیاسی پارٹی کے ایک رکن Gregor Amann جو وفاقی پالیمنٹ کے ممبر بھی ہیں، نے خطاب کیا اور حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا آپ نے جلسہ پر بلانے کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ لوگ امن پسند لوگ ہیں۔ آپ کو یہاں پر مکمل مذہبی آزادی ہے اسکا پرچار کریں اور اپنی مساجد بھی تعمیر کریں۔ اس کے بعد آج کے اجلاس کی آخری تقریر مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے کی جس کا عنوان خوشگوار عائلی زندگی تھا آپ نے سورۃ الفرقان آیت 75 کے حوالے سے متقی کی ایک دُعا سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا کہ ''اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے''۔ نیز سورۃ الروم کی آیت نمبر ۲۲ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو

بھی دوسری مخلوق کی طرح جوڑا جوڑا بنایا ہے تا کہ وہ ایک دوسرے سے تسکین اور آرام حاصل کریں۔اس طرح گھروں میں امن قائم ہوتا ہے۔اور جس قوم کے گھروں میں امن نہیں ہوگا اُس کی گلیاں بھی امن سے محروم رہیں گی۔اس سلسلے میں امام صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا خواتین سے ایک خطاب یاد دلایا کہ اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائیں اور مزید حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے نفس واحدہ کی تشریح پیش کی کہ عورت اور مرد نفس واحدہ ہیں ایک دوسرے کے لئے زوج ہیں۔ان کی پیدائش ایک ہی جنس سے ہوئی ہے اس لئے ان کے حقوق بھی برابر ہیں۔ان کے جذبات اور احساسات ایک جیسے ہیں جس کا احترام دونوں پر لازمی ہے۔مکرم مربی صاحب نے مرد اور عورت کا ایک دوسرے کا لباس ہونے کی وضاحت میں فرمایا جس کا مطلب ہے کی (۱) وہ ایک دوسرے کا عیب چھپائیں (۲) ایک دوسرے کے لئے زینت کا موجب بنیں (۳) سکھ اور دکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں۔اس مثال میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لئے عزت اور وقار کا موجب قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سب سے بہتر لباس تقویٰ کے لباس کو قرار دیا ہے۔اس لئے ازدواجی تعلقات کی بنیاد بھی تقویٰ پر ہونی چاہئے۔فاضل مقرر نے آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی سے چند نمونے پیش کئے۔آپ ﷺ کی عائلی زندگی بے حد خوشگوار تھی۔آپ گھر میں نرم خو تھے۔ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔کبھی کسی بیوی پر ہاتھ نہ اٹھایا۔رات کو دیر سے لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے بغیر خود کھانا کھا لیتے۔گھر میں محبت اور پیار کے ماحول میں لطائف بھی سناتے، کہانیاں سنی سنائی جاتیں ازواج کو باہر سیر کے لئے لے جاتے۔قرآن کریم نے ہدایت دی ہے کہ بیوی میں اگر کوئی کمی ہو تو پھر بھی اس سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔طلاق اور خلع عام ہو جانے سے قوم کے اخلاق گرِ جاتے ہیں اور اولاد پر برا اثر پڑتا ہے۔ایک دوسرے کے والدین ،عزیزوں کا احترام کرنا چاہئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد ہے کہ عورت یا مرد جو بھی رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں رکھتا اور قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے پیغام ہے کہ تمھاری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

آپ نے قرآنی تعلیم کے مطابق امن اور محبت کے ساتھ زندگی گزارنے کے متعلق بتایا نیز بتایا کہ آج دنیا امن کی تلاش میں ہے یہ امن اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک گھروں میں امن قائم نہ کیا جائے پس میاں بیوی انکسار اور محبت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔جس بات سے اختلاف پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اس سے اجتناب کیا جائے

رات کو جلسہ گاہ سے ملحق ایک چھوٹے ہال میں عرب مہمانوں سے تبلیغی گفتگو کا ایمان افروز پروگرام ہوا۔

مورخہ یکم ستمبر بروز ہفتہ 2007ء

آج بھی تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے لئے شعبہ تربیت کی ٹیم نے احباب کو بیدار کیا۔حضور انور کی امامت میں احباب نے نماز فجر ادا کی۔جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن مجید دیا۔آرام اور ناشتے کے وقفے کے بعد شعبہ اندرون وتیاری جلسہ گاہ کے کارکنان نے صفیں اور کرسیاں بروقت ٹھیک کر دی تھیں۔نظافت کی ٹیمیں صبح صبح ہی اپنے کام میں لگ گئی تھیں اور رات تک کام کرتی رہیں۔مشین نے صبح تمام راستوں پر صفائی کی۔

اجلاس اوّل

پہلے اجلاس کی کاروائی دس بجے شروع ہوئی جس سے پہلے شعبہ تربیت کے کارکنان نے احباب کو جلسہ گاہ جانے کی تاکید شروع کردی تھی۔جلسہ کی روایات کے مطابق، 9.45 پر بازار بند کروا دیا گیا تھا۔اجلاس اوّل میں دو تقاریر ہوئیں۔پہلی تقریر محترم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ بلغاریہ کی ’’دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر تھی ۔قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ اس شخص کی بات کو سب سے اچھا قرار دیتا ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔دعوت الی اللہ کے موضوع پر مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ بلغاریہ نے اپنی تقریر قرآن کریم کے اس حوالہ سے شروع کی۔اور اس عظیم کام کو حوالہ جات کے ذریعہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ انبیا اور ان کی جماعتوں کو یہ کام سپرد کرتا ہے۔احادیث میں اس کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جو دعوت الی اللہ کا درد تھا اس حدیث سے واضح ہے کہ آپ فرماتے ہیں ’’لوگو! تمھاری اور میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے روشنی کی خاطر آگ جلائی۔پروانے اور کیڑے مکوڑے اس پر آ کر گرنے لگے۔وہ انہیں پرے ہٹاتا ہے مگر وہ باز نہیں آتے اور اس میں گرتے چلے جاتے ہیں۔میں بھی تمھاری کمر سے پکڑ پکڑ کر تمہیں آگ میں گرنے سے بچانا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ دیوانہ وار اس آگ کی طرف بھاگے چلے جاتے ہو‘‘۔عمر بھر آپ ﷺ نے دعوت الی اللہ کا حق خوب ادا کیا اور آخری حج کے موقع پر موجود مسلمانوں سے گواہی لی کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔آپ ﷺ کی تربیت کا اثر تھا کہ صحابہؓ ایسے داعی الی اللہ بنے کہ ہزاروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنے۔صحابہؓ نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کر دی ہوئی تھیں۔حضرت مسیح موعودؑ ایسے وقت میں ظہور پذیر ہوئے جب اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا۔آپ نے بنی نوع انسان کو خدا کے آستانے پر لانے کے لئے آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس عظیم کام کو اس ذمہ داری سے ادا کیا کہ روایت آتی ہے کہ آپؑ فرماتے تھے بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ پھٹ جائے۔مکرم مربی صاحب نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے پُر جلال آواز میں فرمایا ’’پس اے مسیح موعودؑ کے غلاموں، اٹھو اور مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے داعی الی اللہ بننے کا عہد کرو۔آؤ آج اطاعت میں صحابہؓ والے نمونے زندہ کریں۔

دوسری تقریر محترم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی ’’وصیت کے ثمرات‘‘ کے موضوع پر تھی۔حضرت مسیح موعودؑ نے قرآنی پیشگوئی اور تعلیم کی روشنی میں جو نظام وصیت جاری فرمایا اور آپ کے غلاموں نے اس پر عمل شروع کیا تو اس کے ثمرات سے فیضیاب ہونے لگے۔یہ ثمرات روحانی ،جسمانی،،معاشی اور معاشرتی بھی تھے۔یہ ثمرات دراصل اللہ کی رضا کی جنت ہی تو ہے جس میں صرف وہ شخص داخل ہو سکے گا جس نے اپنے آپ کو پاک کیا ہوگا۔مبلغین سلسلہ کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو نہ صرف یہ نظر آتا ہے کہ انہوں نے اس نظام کے پھل کھائے بلکہ ایسے بار آور چمن لگائے کہ رہتی دنیا تک ان کے ثمرات کھائے جاتے رہیں گے۔مالی قربانی کے نتیجہ میں اموال میں برکت پڑنا اور مزید قربانی کی توفیق ملنا، یہ ثمرات ہی تو ہیں۔مکرم مربی صاحب نے سب سے پہلے موصی حضرت بابا محمد حسنؓ ،حضرت حکیم مولوی نورالدین ؓ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین، محترم شمس الدین صاحب کا ذکر اس سلسلہ میں کیا۔

لجنہ سے حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور کا خطاب لجنہ کی مارکی سے ریلے کیا گیا جسے مردانہ جلسہ گاہ میں سکرین پر عقیدت واحترام سے سنا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے۔اپنے خطاب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایمان والوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ نصیحت پر کان دھرتے ہیں اور پھر سوچ سمجھ کر کھلی آنکھوں اور کھلے کانوں کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے بارے میں بتایا گیا ہے

کہ نہ وہ سنتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس کے نتیجہ میں وہ توبہ نہیں کرتے اور بُرے کاموں میں بڑھ جاتے ہیں۔یہ فرق اللہ کے بندوں اور اس کے منکرین کے درمیان ہوتا ہے۔اور یہی معیار اور کسوٹی ہے جس پر ہر احمدی کو اپنے عہد بیعت کو پرکھنا چاہئے۔اگر وہ قرآن کے سات سو احکامات پر عمل کرتا ہے تو جماعت میں شامل ہے ورنہ نہیں۔ہر احمدی کو فکر کے ساتھ اپنا جائزہ لینا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا کہ احمدی عورت کی ذمہ داری دو چند ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے اپنی ہی نہیں بلکہ احمدی نسل کی ذمہ داری بھی نبھانی ہے۔پس خلیفہ وقت کے نصائح پر خود بھی عمل کریں اور اپنی نسل کو بھی نصیحت کریں۔سال میں یہ چند دن دین سیکھنے کے لئے آئی ہیں اگر ان دنوں میں دنیا سے کلیتًا علیحدہ ہو کر اپنے روحانی معیار کو اونچا نہیں کرتیں تو پھر کس طرح کریں گی۔حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے حقیقی عبادت گزاروں کی خصوصیت ہے کہ نہ وہ اسراف کرتے ہیں نہ کنجوسی۔عورتوں کو دیکھا دیکھی یا انفرادیت قائم رکھنے کے لئے اسراف کرنے کی عادت ہوتی ہے۔خدا کی راہ میں کنجوسی نہیں کرنی اسی سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا عورت کو پردہ کا حکم ہے۔اپنی زینت چھپانے کا حکم ہے۔مغرب کی تقلید سے بچیں۔حیا دین کا حصہّ ہے،حیا عورت کا خزانہ ہے۔حضور انور نے فرمایا عورت کا کردار قوم کو بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ہر عورت ہر بچی خلافت سے اپنا تعلق قائم کرے اور اولاد کو بھی خلافت سے چمٹے رہنے کی تلقین کرے۔آخر پر حضور انور نے دُعا کروائی۔

اجلاس دوم

اجلاس دوم میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔پہلی تقریر’ خلافت احمدیہ کے سو سال اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان بھارت نے کیا۔آپ نے خلافت کی ضرورت کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں ایک عالمگیر قیادت کے فقدان کی وجہ سے ہی آج مسلمان اور ان کی حکومتوں کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔اگر مسلمانوں کی تمام مملکتیں ایک واجب الاطاعت امام کے تحت جمع ہو جائیں تو ایک عظیم قوت اور طاقت بن سکتی ہے۔محترم مولانا صاحب نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی کہ ایسے وقت میں تم ایک جماعت اور ان کے امام کے ساتھ ہو جاؤ۔مسلمانوں میں فرقہ پرستی اور انتشاری کیفیت کا ایک ہی حل ہے کہ ان سب کو ایک عالمگیر قیادت اور امامت کو قبول کر لینا چاہئے اور یہ قیام خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔اور قیام خلافت سے قبل نبوت کا ہونا ضروری ہے۔احمدی، خلافت کی عظیم نعمت کی بدولت ایک مضبوط، منظّم اور مستحکم نظام میں پرو دیئے گئے ہیں۔مولانا صاحب نے جوبلی منصوبہ کے بارے میں بتایا کہ آج ہم میں پانچویں خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ موجود ہیں (جن کے بارے میں نبی اللہ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے یہ عظیم بشارت دی تھی ’’(ترجمہ) اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں‘‘) اور انہوں نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر عالمگیر سطح پر جوبلی منانے کا اعلان کیا ہے نیز اس کے دو عظیم مقاصد بتائے ہیں۔(۱) اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا۔(۲) خلافت کی ضرورت اور برکات سے دنیا کو اور نئی نسل کو روشناس کروانا۔اس پروگرام کا ایک خصوصی حصّہ وصیت کے نظام میں شامل ہونا ہے۔اس نظام کی قرآن تائید کرتا ہے۔پس ہماری ذمہ داری ہے کہ خلیفہ وقت کی تحریک اور خواہش کے مطابق اس نظام میں شامل ہوں۔اور اس موقعہ پر جو دس لاکھ پونڈ بطور شکرانہ حضور انور کی خدمت میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے پیش کرنے ہیں ،اس مالی تحریک میں حصّہ لیں۔اور اظہار تشکر کی دعاوں کا ورد، نفلی نمازوں کی ادائیگی، نفلی روزوں میں باقائدگی اختیار کریں۔اور تمام پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔آخر پر

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 12

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

محترم مولانا صاحب نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرماتے ہوئے ان فتوحات کے نظارے ہمیں دکھائے۔آمین۔

دوسری تقریر محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اسلام اور Integration کے موضوع پر کی مکرم امیر صاحب نے مغرب میں مسلمانوں کو درپیش چیلنج کے بارے میں اپنے کلام کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ یورپ میں مسلمانوں کی آمد علم کی روشنی کی اشاعت کا سرچشمہ ثابت ہوئی جہاں مروجہ علم کے سائنس دان اور طب کے ماہر نوع انسانی کی خدمت میں مصروف تھے ۔ وہاں پر معیشت اور معاشرت کے علمبردار بھی مغرب کے اُفق پر جلوہ گر تھے جبکہ بقیہ یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔رفاعی سلامتی وانصاف کا یہ عالم تھا کہ بادشاہ بھی عدالت کے سامنے جوابدہ تھا یعنی انصاف سے کوئی بااثر بھی بالا نہ تھا۔

یورپ میں صنعتی انقلاب سے صورت حال بدل گئی۔ سائنسی علوم میں روزافزوں ترقی یورپ کا طرہ امتیاز بن گئی۔قدرتی قوتوں کی تسخیر سے جیسا کہ قرآن نے پیشگوئی کے رنگ میں بتایا ہے، یورپین لوگ اپنی محدود زمین سے نکل کر مشرقی اور مغربی قوتوں پر چھا گئے۔ مسلمان محض تقلید پر اڑے رہے جس سے دین ودنیا جاتی رہی۔ہم احمدی ازمنہ سابقہ کی روحانی ترقی کو دیکھ رہے ہیں۔حال ہی میں جہاں اسلام پر الزامات کی اشاعت کی بوچھاڑ ہوئی ہے وہیں پر بعض حق پسند قلمکاروں نے تسلیم کیا ہے کہ اسلامی اصولوں میں نموّ اور ترقی کی صلاحیت موجود ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب میں ہم امن عالم،اقتصادیات اور معاشرت میں تعاون کی تفصیلاً راہنمائی پاتے ہیں،اس میں مسائل حاضرہ پر بحث بھی ہے۔اور جمہوریت و سوشلزم پر سیر حاصل تبصرہ بھی ہے۔مغرب میں اسّی فیصد لوگ اسلام کو دہشت گرد سیاسی قوت سمجھتے ہیں۔میڈیا میں اسلامی شریعت کو خلاف انسانیت قرار دے کر بار بار دہرایا جاتا ہے۔بعض مسلمانوں کا غیر اسلامی قابل اعتراض رویہ بھی اُن کی تائید کرتا ہے۔جو کم علمی یا مادی اثرات کے دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی کامیابی میں ہمارے پیارے بچوں ،بچیوں اور نوجوانوں کی پُر خلوص محنت اور بزرگوں کی پُر سوز دعاوں کے ساتھ ہر ایک کا یکساں حصہ ہے۔جو خلافت سے اخلاص و وفا کا مظہر ہے۔نوجوان طلبہ اور طالبات میں تقسیم انعامات اور وقف نو کے بچوں سے ملاقات سے ہمارے پیارے امام نے نہ صرف ان کی دلجوئی فرمائی ہے بلکہ قوم کے نونہالوں کے لئے دل آویز راہنمائی بھی فرمائی ہے۔

یہاں کے تعلیم یافتہ بچوں اور بچیوں پر لازم ہے کہ وہ یورپین عوام کو بین المذاہب مذاکرات سے اسلام کی پُر امن تعلیم اور سلامتی کی راہوں سے واقف کرائیں۔ہمارا ماٹو ہے ’’محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں‘‘۔اسی پر سب کو عمل کرنا چاہئے۔

تقریب بیعت

شام کو بیعت کی تقریب ہوئی جس میں 7 افراد حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلم جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔آج تبلیغ ہال میں جرمن میٹنگ میں 150 افراد،البانین میٹنگ میں 16 ،بوزنین میٹنگ میں 6 ،ترکی میٹنگ میں 8 ،شامل ہوئے۔اس کے علاوہ افغانی،فرنچ،عراقی قومیت کے افراد بھی تشریف لائے۔اشاعت کے بک اسٹال سے تقریباً 35000 پینتیس ہزار یورو کی کُتب خریدی گئیں۔جماعت کے ویب سائیٹ کے لئے 500 چنیدہ تصاویر بھجوائی گئیں۔

مورخہ دو ستمبر بروز اتوار 2007ء

آج بھی تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے لئے شعبہ تربیت کی ٹیم نے احباب کو بیدار کیا۔حضور انور کی امامت میں احباب نے نماز فجر ادا کی۔جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔کل رات گئے تک اور آج صبح مزید مہمان آتے رہے۔پرائیویٹ خیمہ جات کی تعداد 705 کے قریب ہوگئی۔مقرر کی گئی جگہ کی کمی کی وجہ سے کچھ خیمہ جات پارکنگ ایریا میں لگوانے پڑے۔یہ پارکنگ پرائیویٹ خیمہ جات سے ملحق علیحدہ جگہ پر صرف انہیں میں مقیم احباب کے لئے مختص تھی۔

آرام اور ناشتے کے وقفے کے بعد اجلاس کی کاروائی صبح دس بجے شروع ہوئی۔

اجلاس اوّل

اجلاس اول میں مکرم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں تین تقاریر ہوئیں۔پہلی تقریر محترم محمد داؤد مجوکہ صاحب نے ’’قرآن کریم کی حفاظت کے اندرونی اور بیرونی شواہد‘‘ کے موضوع پر کی۔آپ نے حفاظت قرآن کے معنے اور اس کی ضرورت کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب قرآن کا ایسی ہی حالت میں موجود ہونا ہے جیسا کہ نزول کے وقت تھا۔

اور آپ نے حفاظت کے اندرونی شواہد کے سلسلہ میں نو دلائل دیئے۔مثلاً قرآن کا خود دعویٰ ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور محفوظ ہے۔کسی مشرک نے اس پر یہ اعتراض نہیں اٹھایا۔کفار نے بارہا مطالبہ کیا کہ کوئی اور قرآن لے آؤ مگر آپ ﷺ نے جواب دیا کہ مجھے اختیار نہیں۔اگر ایسا ہوتا تو کفار ضرور حوالہ دیتے۔وغیرہ۔

محترم مجوکہ صاحب نے کہا کہ بیرونی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ آغاز ہی سے قرآن کریم حفظ کیا جاتا تھا۔اس کی بلا ناغہ تلاوت کی جاتی۔آغاز ہی سے ضبط تحریر میں لایا جاتا۔آپ ﷺ کی وفات کے معاً بعد قرآن کریم کو ایک کتاب کی صورت میں مرکزی طور پر محفوظ کر کے اسے دنیا میں پھیلا دیا گیا۔

دوسری تقریر محترم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی ’’مختلف مذاہب میں مسیح موعود کا تصور‘‘ کے موضوع پر تھی۔آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم ، احادیث، سے ثابت کیا کہ امت میں ایک آنے والے کا ذکر موجود ہے اور اس کے کام کا بھی ذکر ہے۔اسی طرح یہودی مذہب میں بھی ایک مصلح کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ہندومت میں بھی چار یگوں کا ذکر ہے جن میں سے چوتھا ’’کل یگ‘‘ کہلاتا ہے۔اس کی نشانیاں بھی بتلا دی گئی ہیں۔اسی طرح سکھ مذہب میں بھی ایک موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔اُس کی نشانی زمیندار بتائی گئی ہے۔پارسی مذہب کی کتب میں آنحضور ﷺ اور آپ کے بعد ایک اور موعود کی پیشگوئی ملتی ہے۔مکرم مربی صاحب نے ثابت کیا کہ یہ آنے والے الگ الگ ہر مذہب میں نہیں آئیں گے بلکہ ایک ہی وجود ہوگا جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوگا۔

محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش جو معروف صحافی ومصنف ہیں،نے ’’آنحضور ﷺ نے دنیا کو کیا دیا‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے پوپ کے اس مزموم بیان کو جو اس نے کسی بادشاہ کے حوالہ سے دیا تھا اپنی تقریر کا موضوع بنایا یعنی ’’آنحضور ﷺ نے دنیا کو کیا دیا‘‘۔

آپ نے کہا کہ جو کوئی بھی قرآن کو پڑھے گا وہ ضرور یہ جان لے گا کہ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم باقی نبیوں اور حکمرانوں کے مقابلہ میں کئی نئے راز اور کئی روحانی اور مادی اسرار کھولتی ہے۔اس لئے کوئی آپ سے فوقیت نہیں لے جاسکتا۔وہ کون سی چیز تھی جس نے آپ ﷺ کو انسانیت کی تاریخ میں اس عالی مقام پر کھڑا کیا۔یقیناً وہ آپ کی گناہ سے پاک زندگی تھی۔ایسی زندگی جو آپ کے دُشمنوں کو بھی حیرت میں ڈالنے والی تھی۔اسی لئے آپ کو ’’الامین‘‘ کا لقب ملا تھا۔آپ کو انسانی غلطیوں سے پاک کر دیا گیا تھا اور آپ خدا کے قریب ہو گئے تھے۔

جلسہ کی کاروائی کا ۹ زبانوں میں ترجمہ ہو رہا تھا جس کے لئے ۲۳ ترجمانوں نے ڈیوٹی دی ۔ترجمہ سے 349 احباب نے فائدہ اُٹھایا۔دوپہر کو تبلیغ ہال میں 215 مہمانوں کے ساتھ محترم ہدایت اللہ صاحب ہُبش نے ایک میٹنگ کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔آج کی بیعتوں کو ملا کر جلسہ کے دوران کُل ۱۱ بیعتیں ہوئیں۔شعبہ تعلیم کے ٹینٹ میں نوجوانوں کے ساتھ کئی پروگرام ہوئے۔اسیران راہ مولا کے سردار مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے اپنے اسیری کے دوران ہونے والے ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔نظم کے بعد بلغاریہ سے آئے ہوئے ایک مہمان جو وہاں کے اٹارنی جنزل رہ چکے ہیں،نے احمدیہ جماعت کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب سے قبل جرمنی میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا میں میڈلز اور اسناد تقسیم فرمائیں۔اس تقریب و جملہ کاروائی کو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ پوری دُنیا میں براہ راست دیکھا اور سنا گیا۔حضور انور نے جماعت کی مخالفت اور احمدیوں کو دی جانے والی تکالیف ومخالفت کے بارے میں بتایا جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے اب تک چل رہی ہے۔مگر یہ جماعت کی ترقی میں روک نہ بن سکی۔جماعت کے خلاف منصوبے بنائے گئے مگر جماعت ترقی کرتی گئی اور اب 189 ممالک میں اس کے ممبر آنحضرت ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں۔حضور انور نے مخالفوں کو خدا کا خوف کھانے اور باز رہنے کی تلقین کی۔اور پہلوں کے انجام سے ڈرایا۔ اور خدا کی یہ نوید سنائی کہ وہ خود اس جماعت کی حفاظت کرے گا۔آپ نے دنیا کے لئے ہر احمدی کو بہت دُعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ۔مخالفین خاص طور پر سویڈن کو اس اخبار کا تذکرہ کرتے ہوئے جس نے آنحضرت ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپے ہیں،آپ نے انتباہ کیا کہ زمانہ آرہا ہے کہ خدا کی قدرت اپنے نبی کے لئے پہلے سے زیادہ نشان دکھائے گی۔حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے پچاس فیصد چندہ دہندگان کا نظام وصیت میں شمولیت کا اعلان کیا اور اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔جس پر حاضرین کا جوش قابل دید تھا۔تکبیر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ،دل خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گا رہے تھے،جذبات کی ان لہروں کو جلسہ گاہ میں محسوس تو کیا جاسکتا تھا مگر الفاظ اُن کی ترجمانی نہیں کر سکتے ،قلم ان جذبات کو بیان سے قاصر ہے۔

حضور انور نے آخر پر مختلف احباب کے لئے دُعاؤں کی تحریک فرمائی اور اختتامی دُعا کروائی جس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اختتام کے ساتھ ہی وائینڈ اپ کا کام شروع ہو گیا جس میں کارکنان کے ساتھ دور نزدیک سے آئے ہوئے احباب بھی شامل ہو گئے اور کچھ شعبہ جات نے رات گئے تک اپنا کام مکمل کرلیا۔باقی ماندہ کام اگلے چار دن میں خدام احمدیت کی دن رات محنت سے دئے گئے ٹارگٹ کے مطابق مکمل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے ہمیں سارا سال نوازتا رہے آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔12 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت و ڈیزائننگ: رشید الدین، ماہ تبوک۔ ھش، 1386 بمطابق، ستمبر۔2006ء شمارہ نمبر 10

احکام خداوندی

ترجمہ، تا کہ تُو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کے آباء و اجداد نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل پڑے ہیں۔یقیناً ان میں سے اکثر پر قول صادق آگیا ہے۔پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(سورت یٰسٓ ، آیت ۷ و ۸ ، ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئینگے جب تک خداتعالیٰ کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور جب تک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو اندر کو جلاتی ہے اور جبتک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجّال معہود ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ (روحانی خزائن جلد ۸، صفحہ ۸۳)

آگس برگ میں شہر کی انتظامیہ کے تعاون سے ایک میٹنگ کا انعقاد

آگس برگ میں مورخہ ۶ جولائی کو ایک تبلیغی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں ۲۹ جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔مہمانوں کی تشریف آوری کے بعد ان سے محترم حماد مارتن صاحب نے اسلام اور اسکی تعلیم کے بارے میں ۱۵ منٹ کا خطاب کیا۔اس موقع پر مکرم محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ بھی تشریف لائے۔اس کے بعد مہمانوں نے اسلام کے بارے میں مختلف سوالات کئے مہمانوں نے مسجد کے بارے میں بھی سوالات کئے۔ اس کے علاوہ ایک سوال جس کے بارے میں تمام مہمانوں نے دلچسپی ظاہر کی، وُہ یہ کہ اسلام میں عورتوں کو پردے کا حکم ہے لیکن مردوں کو کیوں نہیں۔جس کا احسن رنگ میں جواب دیا گیا۔میٹنگ کی اہم بات کہ تمام مہمانوں کو Stadt انتظامیہ خود لے کر آئی تھی۔جس کا مقصد نماز سنٹر کا معائنہ اور اسلام کے بارے میں جانکاری تھا۔یہ میٹنگ ایک گھنٹہ ۳۰ منٹ جاری رہی۔ مہمانوں کی چائے کے ساتھ خاطر تواضع بھی کی گئی۔

(رپورٹ، نصیر احمد صدر جماعت آگس برگ)

فرائے برگ میں کتب کا اسٹال، جرمن نوجوان کو کامیاب تبلیغ

ماہ جولائی ۲۰۰۷ء میں فرائی برگ میں جماعت نے کتب کا ایک اسٹال لگایا۔اس سٹال پر ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کا ثبوت دو، سٹال پر موجود طفل خواجہ عبد النور نے چاند گرہن لگنے کا ثبوت پیش کیا، جس پر وُہ مطمئن ہو گیا۔

مزید ایسا واقع ہوا کہ ہمارے تبلیغی اسٹال کے قریب ایک جرمن نوجوان آ کر بیٹھ گیا۔سوالات کئے اور کہا کہ میں فرائی برگ محض اس خاطر ایک ہفتہ کے لئے مہمان آیا ہوں کہ شاہد یہاں مجھے خدا مل جائے کیونکہ کولون میں میں خدا کو نہیں پا سکا۔میری بنیادی رہائش کولون میں ہے اور کیلیفورنیا (امریکہ) کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔اس نوجوان نے ہماری دعوت قبول کی اور شام ۵ بجے ہمارے نماز سنٹر میں تشریف لائے۔کھانے کے دوران ایک گھنٹہ تک اس نوجوان ''مسٹر ہاک'' سے گفتگو ہوئی کیونکہ اس نے شام ۶ بجے واپس جانا تھا اس لئے بات چیت کو مختصر کرنا پڑا۔اس گفتگو میں حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور جماعت احمدیہ کا مکمل تعارف کروایا گیا۔اُس کو جرمن زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ دی۔جلسہ سالانہ جرمنی کی دعوت بھی دی۔اس نے اظہار کیا کہ آپ سے ملاقات کرنے کے بعد بہت اچھا لگا اور سکون ملا ہے۔

(رپورٹ، خواجہ عبد اللطیف صدر جماعت فرائے برگ)

Weilderstadt میں چیریٹی واک کا کامیاب پروگرام

مورخہ ۸ جولائی کو جماعت Renningen کو Weilderstadt میں چیریٹی واک کروانے کا موقعہ ملا، جس میں ۴۵ جرمن شامل ہوئے۔احباب و خواتین کی کل تعداد ۳۵۰ تھی۔weilderstadt کے میئر نے اس تقریب کا آغاز کیا کیا۔محترم امیر صاحب جرمنی اور محترم قمر عطاء صاحب نیشنل سیکرٹری انصار اللہ بھی شامل ہوئے۔بعد میں میئر صاحب نے انعامات دیئے چار تنظیموں کے لئے یہ واک کروائی گئی۔اس موقع پر تنظیموں کے سربراہان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ آپ دوبارہ اگلے سال واک کروائیں۔تنظیموں کے نام یہ ہیں Kinder und Jugendstiftung

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

فرنکن برگ میں ترک امام کے ساتھ ایک کامیاب نشست

مورخہ دس جولائی کو فرنکن برگ میں ایک ترک امام کے ساتھ Interreligiöse Dialog پروگرام ہوا جس میں لیکچرار کے فرائض محترم مظفر احمد ظفر صاحب نے سرانجام دیئے۔اس ترک امام کے ساتھ کافی پرانے تبلیغی رابطے تھے۔تبلیغی میٹنگز بھی ہوتی تھیں۔امام صاحب اپنی ملازمت یعنی امامت کی مدت پوری کرنے کے بعد ترکی جا رہے تھے۔اس پروگرام کے ساتھ ہی اُن کی الوداعی تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں ان کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔امام صاحب نے بڑے اچھے الفاظ میں ترک مردوں اور عورتوں اور تمام حاضرین کے سامنے جماعت کی تعریف کی اور کہا کہ ان لوگوں کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں، قطع نظر اس کے کہ کون کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے یا کیا کیا اختلافات ہیں۔ہمارا موقف ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔

(رپورٹ۔سیکرٹری تبلیغ فرنکن برگ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بریمن شہر کے ایک اسکول میں اسلام پر لیکچر

مورخہ ۵ جولائی کو مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن کا بریمن کے ایک سکول میں Treffen der Religionen کے عنوان سے ایک لیکچر ہوا، جس میں گمنازیم کی ۱۲ویں کلاس کے ۳۰ سٹوڈنٹس شامل تھے۔یہ پروگرام ۱۱ بجے تا دوپہر ایک تک ہونا تھا لیکن پروگرام میں اتنی دلچسپی پیدا ہوئی کہ ۴۵ منٹ وقت بڑھانا پڑا اور پونے ۲ بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔سٹوڈنٹس بڑے غور سے اسلام کے بارے میں لیکچر سنتے رہے اور سوال کئے۔محترم امام صاحب نے سوالوں کے جواب دیئے۔یہ تمام پروگرام انگلش زبان میں ہوا۔ امام صاحب نے آخر پر بتایا کہا اسلام کی تعلیم کو پُر اثر طور پر پیش کرنے اور طلبا کی دلچسپی کے لحاظ سے یہ پروگرام بہت اچھا اور کامیاب رہا۔

(رپورٹ۔مبشر احمد ساجد صدر جماعت بریمن)

Calw شہر میں جماعت احمدیہ کی بین المذاہب کانفرنس میں شرکت

CALW میں ایک Interreligiös Dialog کانفرنس ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کو دعوت دی گئی تھی۔ جماعت کی طرف سے ۴ احباب نے شرکت کی۔پروگرام کے عین وقت پر پروفیسر جو اس کے سربراہ تھے، نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے معذرت کر لی، جس کی وجہ سے پروگرام کو کینسل کرنا پڑا۔وہاں پر موجود احباب کو یہ خبر دی گئی کہ جو احباب بیٹھنا چاہیں، ان سے مل بیٹھ کر بات کی جاسکتی ہے۔لہٰذا ہم بیٹھ گئے۔اس کے بعد سب سے تعارف ہوا۔اسی دوران ایک جرمن خاتون نے اجازت لے کر کہا کہ مَیں ایک عرصہ انڈیا میں رہ کر آئی ہوں، مَیں نے وہاں ایک مولوی سے پوچھا اسلام کے بارے میں، تو اس نے کہا کہ سوائے جماعت احمدیہ کے باقی سب کے سب مسلمان ہیں، سو اس بات سے آغاز ہوا اور پھر بے شمار سوالات مثلاً جہاد وتشدد، انتقام اور جنگ و جدل کے بارے میں کئے گئے، جن کے مناسب جوابات دیئے گئے۔اس کے بعد محترم محمود احمد صاحب صدر جماعت نے جماعت کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا۔تقریباً ۲ گھنٹے تک گفت وشنید جاری رہی

خواہش عیش مِٹا دی جائے

خواہشِ عیش مِٹا دی جائے — نفسِ سرکش کو سزا دی جائے
اِس طرح دادِ وفا دی جائے — گالیاں کھا کے دُعا دی جائے
بات یونہی نہ بڑھا دی جائے — غلطی ہو تو سزا دی جائے
لگ بھی جائے تو بجھا دی جائے — یہ نہیں ! اور ہوا دی جائے
چار جانب یہ منا دی جائے — سارے عالم میں صدا دی جائے
کوئی راضی ہو کہ ناراض رہے — یہ خبر سب کو سنا دی جائے
احمدیت ہے حقیقت افروز — بات یہ دل میں بٹھا دی جائے
وقت ہے وقتِ مسیحائے زماں — یہ حقیقت بھی بتا دی جائے
مُژدہ عام ہے بیماروں کو — ہر طرف دھوم مچا دی جائے
سوزشِ غم کا تقاضا ہے یہی — آگ ہر دل میں لگا دی جائے
کوئی خانہ بھی نہ تاریک رہے — شمع ہر دل میں جلا دی جائے
جھولیاں بھر کے زمانہ لے جائے — دولتِ عشق لُٹا دی جائے
شیشۂ دل کو مجلّا کر کے — اُن کی تصویر سجا دی جائے
دِل سے نکلے یہ بُتِ کِبر دانا — راہ سے اینٹ ہٹا دی جائے
نقشِ باطل ہو جو لوحِ دل پر — ایسی تحریر مٹا دی جائے
خانۂ ظُلم و ریا کاری کی — اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے
مُجھ سے نفرت تو مبارک اُن کو — وجہ نفرت تو بتا دی جائے
جو معالج کے بھی دُشمن بن جائیں — کس طرح اُن کو دوا دی جائے

حق نوائی کے جو دُشمن ہیں سلیم
نظم یہ اُن کو سُنا دی جائے

سلیم شاہجہانپوری

بقیہ جرمنی میں میری پہلی آمد

حاضرین ہوتے انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور خلفاء کی تصاویر دکھائی جاتیں۔ اور اس کے ساتھ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے ایک دیواری نقشہ پر روشنی کے باریک قمقموں سے نشان شدہ مرکز دکھائے جاتے۔ یہ نقشہ ۸ فٹ لمبے اور ۴ فٹ چوڑے بورڈ کے اوپر کئی دن صرف کر کے تیار کیا گیا تھا اور اس پر دنیا میں اس وقت تک قائم شدہ مساجد اور تبلیغی مراکز کو روشنی کے چھوٹے چھوٹے قمقموں کے ذریعے روشن کیا گیا تھا۔ ایک بٹن دبانے سے سارے قمقمے روشن ہو کر ایک حسین منظر پیش کرتے تھے۔ اسی بورڈ کی لمبائی کے برابر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“، سبز حروف میں اور اس کے نیچے اس کا جرمن ترجمہ سنہری حروف میں لکھ کر آویزاں کیا گیا تھا (باقی آئندہ انشاءاللہ)

بقیہ چیرٹی واک

weilderstadt,Hospizdienst weilderstadt,Ein Herz für olgäle(kinder Krebshilfe),Humanity First Deutschland e.v۔ الحمدللہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ جماعت کا تعارف ہوا، اخبارات میں مضمون شائع ہوئے۔ شہر کی انتظامیہ نے بھی انتظامات کی تعریف کی یہ پروگرام صبح گیارہ بجے سے ۲ بجکر ۳۰ منٹ تک ہوا۔ تمام جرمن مہمانان اور جماعتِ احمدیہ کے افراد نے مل کر کھانا کھایا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد اس پرورگرام کا اختتام ہوا۔ مقامی احباب محترم ریجنل امیر صاحب اور ریجن کے خدام، انصار، اطفال اور مرکز سے نیشنل عاملہ اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قائدین تشریف لائے۔

(رپورٹ۔ سلیم احمد طاہر صدر جماعت رینگن)

جرمنی میں کتب اسٹال و تبلیغی سرگرمیاں ﴿مختصر رپورٹ﴾

Weingarten جماعت میں ایک تبلیغی اسٹال لگایا گیا، جس سے ۵۷ افراد نے معلومات حاصل کیں۔ ۵۴ افراد نے لٹریچر بھی حاصل کیا۔ یونیورسٹی کے ۲ پروفیسرز نے قرآن مجید خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور اپنے ایڈریس دیئے۔ اسٹال پر ۲ لجنہ ایک ناصرہ اور ۲ انصار نے ڈیوٹی دی۔

Aalen: میں سری لنکا، البانین اور جرمن میٹنگز ہوئیں، جس میں بالترتیب ۶، ۱۰، اور ۲ جرمن افراد نے شرکت کی۔ لیکچرار کے فرائض محترم محفوظ احمد خاں صاحب نے سرانجام دیئے۔

Iserlohn: میں ۳ تبلیغی اسٹالز لگائے گئے، جس سے ۱۹ افراد نے استفادہ کیا۔ مہمان لٹریچر بھی لے کر گئے۔ ہر اسٹال ۳ سے ۴ گھنٹے لگایا گیا۔ ان اسٹالز پر ۴ انصار اور ۴ خدام نے ڈیوٹی دی۔ مکرم صدر صاحب نے برگا ماسٹر ایزرلون کو جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ جرمنی کا دعوت نامہ دیا۔ باقی داعی الی اللہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔

برلن۔Berlin ۶ جولائی کو یونیورسٹی کی طالبہ نے مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور جماعت احمدیہ کی برلن میں تعمیرِ مساجد پر انٹرویو لیا۔ سیکرٹری امور خارجہ مکرم رضوان وحید صاحب نے ۱۱ جولائی کو T.B.S. Japanische Radio اور TV-Welt am Sonntag Berlin کو تعمیر مسجد پر انٹرویو دیا۔ Welt am Sonntag اور ریڈیو برلن نے یہ انٹرویو اسی دن جماعت کے موءقف کے ساتھ نمایاں نشر کیا۔ ۷ جولائی اور ۱۷ جولائی کو مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط صاحب طارق نے قرآن اور بائیبل، پردہ، آزادی اور اسلام میں عورت کے حقوق پر مع حوالہ جات قرآن واحادیث، ٹی وی انٹرویو rbb ٹیلی ویژن کو دیا۔ ۷ جولائی کو ہی rbb ٹی وی کے ۲ نمائندے برلن مشن ہاؤس کی فلم بنانے آئے۔ انہوں نے اذان اور نماز پڑھنے والوں کی فلم بنائی۔ فلم بنانے کے بعد ان کے ساتھ دوستانہ ماحول میں مختلف موضوعات پر اسلام کے بارے معلومات حاصل کیں۔ ان کو تحفہ کے طور پر محمد وکیل صاحب نے ۲ کتب دیں۔ ۱۹ جولائی کو Frankfurter Allgemeine sonntagzeitung اخبار کو بھی انٹرویو ریکارڈ کروایا گیا، جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف، پانکو میں جماعت احمدیہ کی تعمیر مسجد واختلاف۔ یہ انٹرویو اس اخبار نے ۲۲ جولائی کو شائع کیا۔ berliner morgenpost کثیر تعداد میں شائع ہوتی ہے۔ دوران ماہ مسجد کے حق اور خلاف مظاہرے ہوئے۔ ۲۰ آدمیوں کو پولیس نے پکڑا۔ مختلف اخبارات نے مختلف عنوانات سے تعمیر مسجد کے بارے مضامین شائع کئے۔۔ ۲۰ جولائی کو پاکستان Embassy سے تین نمائندے مشن ہاؤس ڈنر پر تشریف لائے۔ ان کو عاملہ ممبران کا تعارف کروایا گیا۔ ملٹری اتاشی آف پاکستان نے امام صاحب سے کہا مجھے مذہب کے بارے زیادہ علم نہیں ہے۔ آپ اپنے عقائد کے بارے میں بتائیں، جس پر امام صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد، ختم نبوت، اردو کا لفظ ختم اور خَاتَم النبیّن کی تشریح۔ پاکستان کے لئے جماعت کی خدمات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا افراد کی کل تعداد ۹ تھی۔ اس طرح ایک گھنٹے بعد میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

Freiburg۔ ۲۱ جولائی کو ایک جرمن کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد و صداقت پر ایک گھنٹے کی نشست ہوئی۔ لیکچرار کے فرائض محترم رانا نثار احمد صاحب نے ادا کئے۔ معاونت مکرم بشیر احمد بٹ صاحب نے کی۔ ایک تبلیغی اسٹال لگایا گیا جس سے ۱۱۴ افراد نے استفادہ کیا اور ۲۳ کتب لے کر گئے۔

Seligenstadtہ میں ایک ترک دوست نے ایم ٹی اے سے استفادہ کیا۔ نیز شہر کی برگر ماسٹرین سے ۵ افراد نے ملاقات کی۔ مرکز سے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ بھی تشریف لائے۔ اور برگا ماسٹرین کو جماعت کا تعارف احسن رنگ میں کروایا اور جماعت کا کردار جو پوری دُنیا میں ہے، اُس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ قرآن کریم اور دوسری کتب بھی دی گئیں۔ ہر سال یکم جنوری کو ہونے والے وقار عمل میں مدد کی یقین دہانی بھی کروائی گئی۔ محترمہ برگر ماسٹرین صاحبہ نے جماعتی وفد کا شکریہ ادا کیا اور اسلام کے متعلق صحیح اور مفید معلومات پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور مقامی جماعت کو ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ اور اس طرح کی ملاقاتوں کی آئندہ بھی خواہش کا اظہار کیا۔

لوکل امارت Reutlingen: کُل ۳ تبلیغی اسٹالز لگائے گئے جس سے ۲۲ افراد نے استفادہ کیا۔ فری کتب تقسیم کیں۔ Arbeitsamt کے ایک ورکر نے بہت سوالات کئے۔ اسٹال پر دو پولیس والے تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا انہوں نے ۳۰ منٹ وقت دیا۔ ان کو بھی صدر حلقہ نورڈ نے جماعتی تعارف کروایا اور کتب تحفۃً دیں۔ ۲۸ جولائی کو ایک بوزنین دوست نماز سنٹر میں تشریف لائے۔ ایک گھنٹہ وقت دیا سولات کے جوابات سن کر بہت خوش ہوئے اور اپنی پسند کا لٹریچر لیا۔

مچھر کا وجود، انتخابِ طبعی یا تخلیقی عجوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی تصنیف "الہام عقل علم اور سچائی" کے باب پنجم میں دھریہ سائنسدانوں کے نظریہ "انتخابِ طبعی اور اصول بقائے اصلح" کی دھجیاں اُڑا دی ہیں۔ حضورؒ نے انتخابِ طبعی کے اتفاقی اور غیر شعوری ہونے کو ردّ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ ارتقائے حیات نے جو ہمیشہ ایک بامقصد اور معیّن راستہ اختیارکیا ہے اس میں ایک باشعور ہستی کا کردار ہے۔ اس باب میں سے مچھر کی تخلیق پر بحث کا کچھ حصہ جگہ کی رعایت سے ہم قارئین کے لئے پیش کر رہے ہیں ۔امید ہے پوری بحث کا مطالعہ قارئین کے لئے باعث تقویت ایمان ہوگا۔ کتاب کا اُردو ترجمہ چھپ کر آچکا ہے۔ احباب شعبہ اشاعت سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مچھر کی مثال ہی کو لے لیں ۔اس میں مخفی رازوں سے پردہ اُٹھانے اوراس کے اجزائے ترکیبی اوراعلیٰ نظام کے بارہ میں منطقی اعتبار سے تشریح و توضیح کی اس قدر ضرورت ہے کہ اس مقصد کے لئے سائنسدانوں کی کئی نسلیں درکار رہوں گی۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی تحقیق ہے کیونکہ اس کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کیلئے جب بھی سائنسدان ایک مرحلہءفکر طے کرتے ہیں تو انہیں ایک اور مرحلہ کا سامنا ہوتا ہے۔ چناچہ یہ امر تعجب انگیز نہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی تخلیقی عجائبات کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس چھوٹے سے تخلیقی معجزہ کو پیش کرتا ہے۔ وہ مچھر جسے انسان انتہائی حقیر جانتا ہے اس کی تخلیق بھی خالق کے لئے باعث عارنہیں۔ موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم قاری کو اُڑنے والی اس مشین کی ایسی باریکیوں سے آگاہ کرتے ہیں جن کے سامنے تکنیکی ماہرین کے کارہائے نمایاں بھی بے حقیقت نظر آتے ہیں۔

اب ہم مچھر سے متعلق جو دیگر تمام جانوروں سے بہت مختلف ہے قرآنی بیان کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ واحد مخلوق ہے جس کا ذکراس پُرزورتردید کے ساتھ آیاہے کہ اس کی تخلیق اس کے خالق کے لئے کسی شرمندگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے ...ترجمہ: اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے مچھر کی بلکہ اس کی بھی جو اس کے اوپر ہے، (البقرۃ 2:27)

یہاں ''فــوق'' کے لغوی معنی اوپر کے ہیں تاہم دیگر مترجمین نے اسے لغوی معنوں میں نہیں لیا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ مچھر اپنے اوپر کیا کچھ اُٹھائے پھرتا ہے۔ مندرجہ ذیل سوال سے قاری کے ذہن میں یقیناً اضطراب پیدا ہوگا۔ کم ازکم مجھے تو اس آیت میں موجود پیغام نے ہمیشہ متعجب کیا ہے اور دعوت فکر دی ہے۔

سب سے پہلا سوال ذہن میں یہ ابھرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو آخر کیا ضرورت پڑی کہ وہ مچھر کی تخلیق کے ضمن میں شرمانے کی تردید کرے۔ اس آیت کے علاوہ قرآن کریم میں کہیں بھی کسی اور مخلوق کے تعلق میں ایسی تردید نہیں کی گئی بلکہ ہر جگہ فخریہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ کیا اس آیت میں مچھر کی تخلیق کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا یہ غیر معمولی انداز اس حقیقت کی نشان دہی نہیں کر رہا کہ قرآن کریم قاری کی توجہ مچھر کے بظاہر بے حقیقت وجود کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے؟ کسی ادنیٰ چیز کی تخلیق کے حوالہ سے شرمندگی یا خفت کی مذمت دراصل اس بات کی مذمت ہے کہ وہ بظاہر حقیر چیز حقیر نہیں۔ یہ تردید انسان کو اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ مچھروں کے بارہ میں اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے۔ اس حقیقت میں مندرجہ ذیل حقائق مضمر ہیں:

(۱) مچھر اس قدر بے حقیقت اور ادنیٰ نہیں ہے جتنا کہ اسے عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔

(2) وہ بہت اہم کردار کا حامل ہے لیکن اسے ابھی تک پوری طرح سمجھا نہیں گیا اور ابھی اس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ آئندہ جب بھی تحقیق کی جائے گی مچھر کا کردار نہایت ضرر رساں اور خطرناک ثابت ہوگا۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے باوجود مچھر کی مضر تخلیق کے تعلق میں تاسف کے پہلو کی قطعی نفی کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مچھر کے منفی کردار کے لئے ضروری تھا کہ اسے ایسا ہی بنایا جاتا۔

دوسرے یہ کہ مچھر کا کردار منفی سہی، لیکن نظام تخلیق کے منصوبہ میں اسے ایک اہم مقام حاصل ہے۔ چناچہ مچھر کی تخلیق اور تکمیل کے لابدی امر کو اس کے خالق کے لئے باعث فخر سمجھنا چاہئے نہ کہ باعثِ شرم۔

ہمارا اخذ کردہ نتیجہ محض اسی صورت میں درست ہوسکتا ہے جب مچھر میں پایا جانے والا غیر معمولی حسن دیگر انواع حیات کے حسن سے بھی زیادہ دلکش ہو۔ مزید برآں یہ دریافت ہنوز سائنسدانوں کی توجہ کی محتاج ہے کہ روزمرہ کے نظام حیات اور اس کے ارتقا میں مچھروں کا وجود درحقیقت باعث زحمت نہیں بلکہ باعث رحمت ہے۔ فی الحال ہماری رائے یہی ہے کہ عین ممکن ہے کہ ہماری قوت مدافعت کو بڑھانے اوراسے مکمل کرنے میں مچھروں نے اہم کردار ادا کیا ہو۔ ایک ایسا کردار جو ابھی تک جاری ہے۔ اس آیت کی مندرجہ بالا ممکنہ توضیحات سے رہنمائی لیتے ہوئے میں نے مچھر کی جسمانی ساخت اور عالم حیوانات مین اس کے کردار کا گہرا مطالعہ کیا۔ یہ کام آغاز میں ہی کٹھن دکھائی دیتا تھا لیکن جوں جوں آگے بڑھتا گیا مزید پیچیدہ اور مشکل تر ہوتا گیا۔ مچھر پر دستیاب لٹریچر اس کے عضویاتی ارتقا کی بابت خاموش ہے۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے میں نے مچھر پر تحقیق میں خصوصی دلچسپی لی کیونکہ مچھر کے علاوہ دیگر بہت سے جانوروں پر کی گئی تحقیق اور اس سے اخذ کئے گئے نتائج سے موجودہ لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ اس میں ان جانوروں کے عضویاتی ارتقا کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ہم نے بہت حد تک اس مواد سے استفادہ کیا ہے جس سے قرآن کریم کے اس دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے کہ مچھر کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ امریکہ اور کینیڈا کے قابل اور اہل احمدی سکالرز کی ایک ٹیم پہلے سے ہی مچھر کی تخلیق کے ارتقا پر تحقیق کر رہی ہے۔ لیکن چونکہ اس کام کے لئے بہت وقت درکار ہے اور اس کتاب کی اشاعت اتنی دیر تک روکی نہیں جاسکتی اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مچھر سے متعلق جو مواد بھی موجود ہے ،اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اس کتاب کو مکمل کر لیا جائے۔

بظاہر معمولی اور بے حیثیت دکھائی دینے والا مچھر شائد بنی نوع انسان اور دیگر انواع حیات کے حوالہ سے حشرات الارض میں سے سب سے اہم ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مچھر طباشیری (Cretaceous) دور (ساڑھے 6 سے 14 کروڑ سال قبل) میں وجود میں آئے جب جدید سائنسی درجہ بندی میں موجود اکثر حشرات اور پھولدار پودوں کا ارتقا شروع ہوا۔ ایک اور اندازہ کے مطابق مچھر کی افزائش جراسک (Jurassic) دور (یعنی 13.6 کروڑ تا 19 کروڑ سال قبل) میں ہوئی۔ چونکہ اس وقت تک ممالیہ جانوروں کی تخلیق نہیں ہوئی تھی اس لئے لازماً مچھر خزندوں یعنی رینگنے والے جانوروں، جل تھلیوں اور ابتدائی ممالیہ جیسے جانوروں یا شائد ڈائنوسار کے خون پر ہی گزارہ کرتے ہوں گے۔ خون چوسنے کی یہ جبلّی خواہش جو ماہرین حیاتیات کے نزدیک مچھر کی تخلیق کے قدیم دور میں پیدا ہوئی، کئی سوالوں کو جنم دیتی ہے۔ اگر یہ خون کے بغیر ہی محض سبزیوں کا رس چوس کر ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہے تو پھر یہ خواہش پیدا ہی کیوں ہوئی؟ اس زمانہ میں پھول دار پودے تو تھے نہیں اس لئے شائد یہ پتوں اور تنوں سے رسنے والی میٹھی رطوبت پر ہی گزارہ کرتے رہے ہوں۔.........

تعجب کی بات ہے کہ مچھر پر تحقیق کرنے والے تمام احباب اپنی تمام تر قابلیت اور اس کی بیرونی اور اندرونی ساخت سے متعلق مکمل علم رکھنے کے باوجود انتخاب طبعی کی کوئی واضح صورت پیش نہیں کر سکے جو منطقی لحاظ سے قابل قبول ہو اور اس تخلیقی عجوبہ کے ڈیزائن اور ساخت کو بیان کر سکے۔ خون نہ چوسنے والے مچھروں کی خون چوسنے والے مچھروں میں تبدیلی کو اگر محض اتفاقات کا نتیجہ قرار دیا جائے تو اس کے لئے لامحدود وقت کی ضرورت ہوگی اور یہ سوچ تو ناقابلِ قبول حد تک ایک عجوبے سے کم نہ ہوگی کہ مچھر کی دونوں اقسام آہستہ آہستہ بیک وقت قدم بقدم اپنے اپنے اجزاء کے ساتھ الگ الگ ،لیکن بایں ہمہ باہم کامل ربط کے ساتھ ارتقا کے عمل سے گزرتی رہیں۔ یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جب تک مچھر اپنا ارتقا مکمل نہ کر لے اس کی زندگی میں درجہ بدرجہ نامیاتی پیش رفت کوئی کردار ادا نہیں کرسکتی۔ مثلاً جب سائنسدان مچھر کے خون کی تلاش کرنے اور اس تک پہنچنے کی حاجت کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس ادنیٰ سی صورت کے لئے بھی ایک بہت ہی پیچیدہ مددگار نظام درکار ہے۔

مچھروں کو خوراک حاصل کرنے کے لئے ایک موزوں میزبان کی تلاش ہوتی ہے جس کے لئے اس کی اندرونی ساخت ،اعضائے حس اور دیگر جسمانی اعضاء میں تبدیلیاں درکار ہوا کرتی ہیں۔.......

بعض سائنسدانوں کے نزدیک جب سے پرندوں ، ممالیہ جانوروں اور ڈائنوسار میں اپنے بچوں کے لئے والدینی جبلت بیدار ہوئی ہے تب سے مچھر کو مزید محفوظ اور موافق ماحول مل گیا ہے۔ مچھر کے لئے ان گھونسلوں کے اندر یا ان کے قرب وجوار میں رہنا نہایت سودمند ثابت ہوا جہاں پرندوں کے بچے پلتے ہیں۔ یہی صورتِ حال جنگل میں رہنے والے درندوں کی کچھاروں اور ڈائنوسار کی رہائش گاہوں کی ہوتی ہوگی جہاں ان کے بچوں کی پرورش گاہیں تھیں۔ سائنسدانوں کے خیال میں اس امر نے مچھروں کے لئے ایسے مواقع مہیا کئے کہ وہ جب چاہیں بلا روک ٹوک جانوروں کا خون چوس سکیں۔

اس عجیب وغریب نظریہ پر اسی صورت میں سنجیدگی سے غور کیا جا سکتا ہے جب پہلے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مادہ مچھر آسان شکار تلاش کرنے سے پیشتر ایک قسم کی خون چوسنے والی مشین میں تبدیل ہو چکی تھی۔ یہ قیاس کسی بھی صورت مین کسی ایسے طریق کار کی نشان دہی نہیں کرتا جسے خون چوسنے والی مادہ مچھر کے ارتقا کا ذمہ دار قرار دیا جا سکے۔ مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ انسانی جسم پر مادہ مچھر کے بیٹھنے کے پانچ سیکنڈ کے اندر اندر اگر انسان کسی قسم کی کوئی حرکت کرے تو مچھر فوراً اُڑ جاتا ہے۔ اگر میزبان کی تلاش کے سلسہ میں مچھر کے جبلی طرز عمل کی پیچیدگیوں پر غور کیا جائے تو خون چوسنے کی خاصیت کا اتفاقی طور پر پیدا ہو جانا بعید از قیاس دکھائی دیتا ہے۔

خون چوسنے والی مادہ مچھر کو اپنے میزبان کے خون تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اپنے نظام میں محض چند بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اس کے لئے اسے ایسے موزوں آلات بھی درکار تھے جنہیں یہ جلد میں پیوست کر کے خون کی شریانیں تلاش کر سکے۔ علاوہ ازیں اسے نقل وحمل کے ایسے نظام کی بھی ضرورت تھی جس کے ذریعہ خون ایک ایسی تھیلی تک پہنچ جائے جو پودوں کا رس جمع کرنے والی تھیلی سے یکسر مختلف ہو۔ رس تمام مچھروں حتیٰ کہ خون چوسنے والی مادہ مچھر کی غذا کا بنیادی جز ہے۔ کیونکہ اسے مخصوص اوقات میں ہی خون کی ضرورت ہوتی ہے۔

(از کتاب، الہام عقل علم اور سچائی، صفحہ 391 تا 396)

Vol. 12 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 10
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

جرمنی میں تبلیغ اسلام

مغربی جرمنی میں میرا پہلا دورِ تبلیغ

(از قلم فضل الٰہی انوری، سابق مبلغ سلسلہ)

میری جرمنی میں آمد اور پہلی تعیناتی:

میں اپنی جرمنی میں پہلی تعیناتی کے سلسلے میں ۲۰ جون ۱۹۶۴ء کو فرانکفورٹ پہنچا۔ اس وقت جرمن مشن کا مرکزی دفتر ہیمبرگ میں تھا، جس کے انچارج چوہدری عبداللطیف صاحب تھے۔ فرانکفورٹ مسجد کے امام ان دنوں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ تھے۔ چنانچہ ایک رات ان کے پاس قیام کرنے کے بعد میں دوسرے دن ہمبرگ کے لئے روانہ ہوگیا۔

ہمبرگ کی مسجد جو حضرت المصلح الموعودؓ کے الہامی نام سے ''فضل عمر مسجد'' کہلاتی ہے، ۱۹۵۷ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل ایک اَور رہائشی حصہ کی تعمیر ہوچکی تھی، جو مکمل ہو کر میری پہلی رہائش گاہ بنی۔

چونکہ مجھے ابھی جرمن زبان نہیں آتی تھی، نہ اس وقت پاکستان میں جرمن سیکھنے کا کوئی انتظام تھا، لھذا میرے لئے سب سے اہم اور پہلا مسئلہ زبان سیکھنے کا تھا جس کے لئے پہلے دو ماہ ایک جرمن نومسلم طالبعلم مسٹر بشیر بلوشر مجھے ہفتہ میں دو بار ایک ایک گھنٹہ کے لئے پڑھانے آتا رہا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس طرح تو مَیں دو سال میں بھی زبان نہیں سیکھ سکوں گا۔ چنانچہ میری درخواست پر مبلغ انچارج صاحب نے مجھے ایک پرائیویٹ سکول میں داخلہ لینے کی اجازت دے دی۔ وہاں ہفتہ میں تین بار دو، دو گھنٹے کی کلاس ہوتی تھی۔ لیکن میں یہاں بھی کچھ زیادہ پیش رفت نہ کرسکا۔ کیونکہ اول تو ہفتہ میں کل چھ گھنٹے پڑھائی ویسے بھی میرے لئے ناکافی تھی۔ دوسرے، کلاس کے طلبہ زیادہ تر لاپرواہ قسم کے غیر ملکی نوجوان تھے، جو پڑھائی سے زیادہ ہنسی مذاق میں وقت گذارتے۔ اس طور پر عملاً صرف ایک گھنٹہ ہی پڑھائی ہوتی اور وہ بھی اتنی کم رفتار سے کہ ایک ماہ کے بعد میں نے وہ سکول بھی چھوڑ دیا۔ اب میں کسی ایسے سکول کی تلاش میں تھا، جہاں کم از کم ۵۔۶ گھنٹہ روزانہ پڑھائی ہو۔ مجھے معلوم ہوا کہ ایسی کلاس صرف یونیورسٹی میں ہوتی ہے جہاں پہلے چھ ماہ میں اس قدر جرمن پڑھا دی جاتی ہے کہ طالبعلم یونیورسٹی کے پہلے سال کی کلاس کے ساتھ چلنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مگر اس غرض کے لئے یونیورسٹی میں باقاعدہ داخلہ لینا ضروری تھا، جس کے لئے مرکز سے اجازت درکار تھی۔ یہ اجازت حاصل کرنے میں کچھ وقت لگا۔ اور جب مَیں نے بالآخر یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا، تو اس وقت تک مجھے جرمنی آئے ہوئے قریباً چھ ماہ گذر چکے تھے۔ تاہم اب پڑھائی میرے حسب منشاء ہونے لگی۔ لیکن ابھی مجھے وہاں داخلہ لئے بمشکل ڈیڑھ ماہ ہی ہوا تھا کہ مرکز سے حکم ملا کہ فرنکفرٹ جا کر مشن کا چارج لے لوں۔

پڑھائی کے عرصہ کے دوران میری کوشش رہی کہ میں کوئی ابتدائی جرمن کتاب مثلاً بچوں کی کہانیوں کی کوئی کتاب پڑھ اور سمجھ لوں۔ ابتداً تو یہ حالت تھی کہ کتاب کہتی مجھے ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔ ایک جملہ تک سمجھنا مشکل تھا۔ اور یہ کیفیت پہلے چار ماہ تک رہی۔ اس کے بعد میں ڈکشنری کی مدد سے ایک ایک جملہ سمجھنے لگا۔ اور بالآخر چھ ماہ کی رات دن کوشش کے بعد میں امریکن لائبریری سے لائی ہوئی ایک جرمن کتاب ''کولمبس کا سفر امریکہ'' پڑھنے اور ۷۵ فی صد سمجھنے میں کامیاب ہوگیا۔ دوسری بار پڑھنے پر ۸۰ فی صد مضمون سمجھ لیا اور میں نے محسوس کیا کہ اب میرے لئے آگے بڑھنا آسان ہوگیا ہے۔

فرنکفرٹ میں آمد: فروری ۱۹۶۵ء کی کسی تاریخ کو میں ہمبرگ سے فرنکفرٹ پہنچ گیا۔ مکرم برادرم محمود احمد صاحب چیمہ فرنکفرٹ جماعت کے تین چار دوستوں کے ہمراہ فرنکفرٹ کے بڑے ریلوے سٹیشن پر پہنچے ہوئے تھے۔ اور یوں مَیں مکرم چیمہ صاحب کے ساتھ مسجد نور فرنکفرٹ میں مقیم ہوگیا۔

اسکولوں اور گرجاؤں میں تبلیغ

امریکن چرچ میں خاکسار کی تقریر:

فرنکفرٹ پہنچنے کے قریباً ایک ہفتہ بعد مجھے فرنکفرٹ کے امریکن چرچ میں اسلام پر تقریر کرنے کا موقع ملا، جس کا انتظام مکرم چیمہ صاحب نے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ تقریر انگریزی میں تھی۔ میں نے اپنی تقریر کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ آنحضرت ﷺ کے ظہور سے قبل کا اسلام، آنحضرت ﷺ کے ظہور کے بعد کا اسلام، اور عصر حاضر کا اسلام۔ پہلے حصہ میں انبیاء سابقہ کے حوالہ سے بتایا گیا کہ وہ اسلام ہی کی ابتدائی عمارت کی تعمیر کے لئے آتے رہے۔ انہوں نے خدائے واحد کی پرستش کی جو تعلیم دی، وہ اسلام ہی کی تعلیم کا نقطہ مرکزی ہے اور اس خدائے واحد کی عبادت کرنے اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو اسلام ہی کا نام دیا گیا ہے۔ تاہم اس دین کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے وقت میں اور آپؐ ہی کے مقدس ہاتھوں سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گذشتہ انبیاء کی تعلیمات کو ایک محل سے تشبیہ دی ہے، جس میں چند اینٹوں کی کسر باقی رہ گئی تھی اور وہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ پوری ہوگئی۔

دوسرے حصہ تقریر میں آنحضرت ﷺ کی آمد اور آپکے ذریعہ تکمیل دین اسلام پر روشنی ڈالتے ہوئے خالص اسلامی تعلیم کی بعض امتیازی خصوصیات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ قرآنی بیان کے مطابق اب یہ وہ آخری تعلیم ہے، جو ہر لحاظ سے مکمل اور ہر عیب سے پاک ہے اور انسان کی روحانی اور دینی اصلاح کا آخری ذریعہ ہے اور رہے گی۔

اسلام کے تیسرے دور کے سلسلے میں بتایا گیا کہ قرآن کریم ہی کی پیشگوئیوں اور آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی اخبار کے مطابق مسیحؑ کی آمد ثانی کے رنگ میں مسیح محمدی کا ظہور ہوچکا ہے اور جماعت احمدیہ اسی مسیح موعود، حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ، کی قائم کردہ جماعت ہے، جو اس وقت دینا بھر میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا۔ یوں محسوس ہوتا تھا گویا ہر شخص ہی سوال کرنا چاہتا ہے۔ سوال ہوتے گئے اور خاکسار جواب دیتا چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے ہر جواب کے خاتمے پر حاضرین، جو سب کے سب عیسائی تھے، اپنی معروف عادت کے مطابق تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے۔ یہاں تک کہ پورے دو گھنٹے گذر گئے۔ آخری سوال چرچ کے امریکن پادری نے کیا، جو اس نے غالباً میری تقریر کے اثر کو زائل کرنے کی غرض سے یوں شروع کیا کہ میں سوال تو کرتا ہوں مگر مجھے یقین نہیں کہ آپ اس کا صحیح جواب دے سکیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں عیسائی ہوں۔ ایک مذہب پر قائم ہوں اور خدائی کتاب یعنی کتاب مقدس پر یقین رکھتا ہوں۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کروں۔ میں نے سوال سن کر بلاتوقف اپنا جواب یوں شروع کیا: 'اس لئے کہ آپ ہی کی کتاب مقدس میں یسوع مسیح نے اپنے بعد ایک اور آنے والے کی خبر دی ہے، جسے اس نے ''سچائی کی روح''، اور ''دنیا کا سردار'' کا نام دیا ہے۔ اس آنے والے پیغمبر کا ظہور حضرت محمد ﷺ کے وجود میں ہو چکا ہے۔ اس اعتبار سے آپ لوگوں کا اسلام پر ایمان لانا گویا خود حضرت مسیحؑ اور ان کی کتاب پر ایمان لانے کے مترادف ہے اور یہ کہ آپ سچے عیسائی بن نہیں سکتے جب تک آپ اسلام پر ایمان نہ لے آویں۔ میرے اس جواب پر تالیوں سے سارے چرچ کی عمارت گونج اٹھی اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس محفل کا اختتام بڑے اچھے رنگ میں ہوا۔

فرنکفرٹ میں آچکنے کے بعد میں نے اندازہ لگایا کہ جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے، کام ہمیں خود ہی تلاش کرنا ہے۔ اور خود ہی اسے عمل میں لانا ہے۔ چنانچہ برادرم چیمہ صاحب کے مشورے سے یہ طے کیا گیا کہ ایک سرکلر تیار کر کے فرنکفرٹ اور اس کے گردونواح کے تمام سکولوں، کالجوں اور چرچ کی تنظیموں کو بھیجا جائے کہ ہم فلاں فلاں موضوع پر تقریر کرنے کے لئے آپ کے پاس آسکتے ہیں۔ اگر کوئی ادارہ ہمیں آنے کی دعوت دے، تو ہم اپنے خرچ پر آئیں گے اور بلا معاوضہ تقریر کریں گے۔ ''بلا معاوضہ'' اس لئے لکھا کہ عموماً یہاں مقرر کو تقریر کرنے کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ تاہم یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی سکول یا ادارہ ہمارے پاس آکر اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے، تو ہم بڑی خوشی سے ان کا استقبال کریں گے۔ اور موسم کے مطابق چائے یا مشروبات بھی پیش کریں گے۔ ۵۰۰ کی تعداد میں یہ سرکلر تیار کروانے پر ہمارے ۱۵۰ مارکس کے قریب خرچ آئے۔ اس کے بذریعہ ڈاک بھجوانے پر مزید ۲۵ یا ۳۰ مارکس مزید خرچ ہوئے۔ یہ خرچ ہمارے بجٹ کے مطابق تھا۔

اس سرکلر کا یہ اثر ہوا کہ سکولوں، کالجوں اور چرچوں کی طرف سے کثرت سے پیغامات آنے لگے کہ ہمارے پاس آکر تقریر کریں، یا یہ کہ ہماری فلاں کلاس کا گروپ فلاں تاریخ کو آپ کے پاس آئے گا۔ اس کے نتیجہ میں جہاں مسجد میں چہل پہل بڑھ گئی، وہاں ہماری مصروفیات میں معتد بہ اضافہ ہوگیا۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ہمارے وقت کے صحیح مصرف کا ایک ذریعہ پیدا ہوگیا۔ مکرم چیمہ صاحب اس وقت تک واپس پاکستان جاچکے تھے۔ دوسری طرف مجھے جرمن زبان پر اس حد تک عبور حاصل ہو چکا تھا کہ میں اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کرسکتا تھا یا لکھی ہوئی تقریر کو پڑھ سکتا اور حاضرین کے سوالوں کا جواب دے سکتا تھا۔ قریباً ہر ہفتہ یا ہر دوسرے ہفتہ کوئی نہ کوئی کلاس اپنے دینیات کے ٹیچر کے ساتھ مسجد میں آجاتی۔ انہیں پہلے ارکان اسلام کے بارے میں ابتدائی معلومات بہم پہنچائی جاتیں، جس کے دوران اذآن سنوائی جاتی، جو پہلے سے ٹیپ پر ریکارڈ شدہ تیار ہوتی تھی۔ اِدھر اذان بلند ہوتی، اُدھر میں اس کا ترجمہ بتاتا چلا جاتا۔ زبان کے الفاظ دہراتے ہوئے خانہ کعبہ کے گرد حجاج کے طواف کرتے ہوئے ہجوم کی ایک بڑی تصویر بھی دکھائی جاتی۔ پھر انہیں بتایا جاتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بتائی ہوئی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ ان پیشگوئیوں کی تصدیق خود حضرت بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے بھی فرمائی ہے۔ وہ مسیح موعودؑ آج سے قریباً اسّی (۸۰) برس پہلے پیدا ہوئے اور اس وقت ان کے تیسرے اخلیفہ ان کی قائم کردہ جماعت کے سربراہ ہیں۔ یہاں پہنچ کر طلبہ و طالبات یا جو بھی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر